رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ […] ابان دار الامان سے نکلتا ہے ل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۴	قادیان مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۳۰ء ۱۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۸ھ	نمبر ۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ اشتہارات کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ اشتہار بعنوان "نذرانۂ ایمان" ان احباب کی خدمت میں دفتر دعوۃ و تبلیغ سے روانہ کیا جا رہا ہے جنہوں نے اس کے متعلق آرڈر دیئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اُن احباب کو ان اشتہارات کے متعلق ایک مطبوعہ چٹھی بھی بھیجی جا رہی ہے۔ جس میں سلسلۂ اشتہارات کے متعلق نہایت ضروری ہدایات ہیں۔ چونکہ یہ ہدایات بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریر فرمودہ ہیں۔ اور حضور نے فرمایا ہے۔ ان ہدایات کا ہر ایک جماعت یا فرد کو جو اشتہار طلب کرے علم ہو جانا ضروری ہے اسلئے احباب کی اطلاع کے لئے ان کو شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ جو احباب آئندہ اشتہارات کے متعلق آرڈر دیں۔ وہ ان کو پڑھ کر اور پورے غور کے بعد دیں۔ کیونکہ یہ کام دراصل احباب کی بہت بڑی ذمہ داری چاہتا ہے۔ ہدایات مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) یہ سلسلہ اشتہار کا انشاء اللہ ماہوار ہوگا۔ اس لئے ہر ایک جماعت یا فرد اس قدر اشتہار طلب کرے۔ جس قدر کہ وہ ہر ماہ میں بآسانی منگوا سکے۔ کیونکہ ایک دو ماہ منگوا کر چھوڑ دینا مفید نہیں ہوگا۔ (۲) اشتہار یونہی بے تحاشا تقسیم نہ کیا جائے۔ بلکہ اس طرح تقسیم کیا جائے۔ کہ (الف) جس قدر اشتہار طلب کئے ہوں۔ ان میں سے ۲۰ فیصدی اگر اُن کا مقام ریلوے سٹیشن ہے۔ تو ضرور ریلوے کے مسافروں میں تقسیم کریں۔ تاکہ دور دراز کے علاقوں تک اشتہار پہنچ جائے۔ (ب) ۵ فیصدی ضرور ہر وہ شخص جو اشتہار بانٹنے کو لے۔ اپنے رشتہ داروں کو دے۔ (ج) ۵ فیصدی اپنے دوستوں کو دے (د) بقیہ اشتہار مناسب طور پر شہر میں تقسیم کر دے (۳) پوسٹر عموماً مساجد کے دروازوں۔ مندروں۔ گوردواروں سرائوں وغیرہ کے دروازوں پر اور اگر لوگ وہاں اجازت نہ دیں۔ تو اُن کے قریب کسی جگہ پر اس طرح لگائے جائیں۔ کہ لوگ اچھی طرح پڑھ سکیں (۴) جس قدر اشتہار کوئی جماعت طلب کرے۔ اس کی تعداد کے دس فیصدی کے برابر لوگوں کے ناموں اور پتوں سے دفتر میں اطلاع دے۔ اور یہ وہ لوگ ہونے چاہئیں۔ جو احمدیوں کے رشتہ دار یا دوست ہوں۔ اور جنہیں ہر اشتہار باقاعدہ پہنچا ہو۔ تاکہ اندازہ لگایا جا سکے کہ جماعت نے اشتہار صحیح طور پر تقسیم کیا ہے۔ اور یہ بھی دیکھا جا سکے۔ کہ متواتر اشتہار پڑھنے والوں پر اشتہاروں کا کیا اثر ہوا ہے (۵) احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشتہارات کے اثر کے متعلق وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں۔ اور بتائیں۔ کہ ان اشتہارات کی تقسیم سے کس قسم کے خیالات لوگوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ تاکہ آئندہ اشتہارات میں اُن خیالات کا بھی لحاظ رکھا جائے۔

یہ وہ ضروری ہدایات ہیں۔ جنہیں پڑھ کر خوب غور کے بعد احباب کو اشتہارات کے متعلق آرڈر دینا چاہیئے۔ اگر کوئی دوست ایک دو مرتبہ ہزاروں کی تعداد میں اشتہار منگوا کر پھر بند کر دے۔ یا متواتر ہزاروں کی تعداد میں منگواتا چلا جائے۔ لیکن کام ان ہدایات کے مطابق نہ ہو۔ تو پھر چنداں فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لئے خوب غور کرنے کے بعد احباب آرڈر بھیجیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا گلدستہ

——— پشاور ۹ر فروری۔ صوبہ شمالی مغربی سرحد کی حکومت نے مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا ہے۔ سابق شاہ امان اللہ خاں کے سوتیلے بھائی سردار امین اللہ جان اور ان کے سابق وکیل التجارۃ سردار عبدالحکیم خاں کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ہمارے حلیف اور ہمسایہ افغانستان کے امن کو درہم برہم کرنے کے لئے سازش کی۔ جس کا ثبوت مل گیا ہے۔ نیز موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے شنواری قبیلہ کو از سر نو بغاوت کرنے کے لئے برانگیختہ کرنے کا منصوبہ کیا اور اس امر کو باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں۔ کہ یہ سازش پشاور کے اس دفتر تجارت کی امداد سے ہوئی۔ جسے عبدالحکیم خاں نے موجودہ حکومت افغانستان کے مقرر کردہ وکیل التجارۃ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ سردار امین جان گزشتہ اکتوبر سے عبدالحکیم خاں کیساتھ رہے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کا ارادہ تھا۔ کہ افغانستان میں پوشیدہ طور پر داخل ہو کر اور بمقام ننگرہار اقامت پذیر ہو کر شنواریوں کے علاقہ میں بغاوت پھیلائیں +

——— ملتان ۸ر فروری۔ مجھو رام نامی ایک لڑکا کیتھو پوری کی طرف دہلی دروازہ کے باہر اور آدمیوں کیساتھ جا رہا تھا۔ کہ کسی چیز کے پھٹ جانے سے جو اغلباً بم تھا اس کا ہاتھ زخمی ہو گیا۔ جو بعد میں کاٹنا پڑا۔ پولیس اس کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ اس حادثہ نے یہاں کے لوگوں میں سنسنی پیدا کر دی ہے ؛

——— امرتسر ۸ر فروری۔ آج پولیس نے ایسٹ انڈیا کاربٹ فیکٹری کے ہیڈ کلرک کی روڑا مل نندا کو اس گولے کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا۔ جس میں آتشگیر مادہ بھرا ہوا تھا اور جو شب برات سے ایک دن بعد مسٹر ڈپولیس پر جب وہ اپنی موٹر میں گھر واپس جا رہے تھے پھینکا گیا تھا۔ بم ان کے کندھے کے ساتھ چھو گیا تھا۔ لیکن پھٹا نہیں تھا۔ پولیس مقدمہ چار اور اشخاص کو بھی جو فیکٹری کے متعدد بارچہ بافی [illegible] کام کر رہے تھے۔ گرفتار کیا ہے ؛

——— لاہور۔ [illegible]ت خلیفہ [illegible]ل چند نارنگ نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے نام ایک بیان ارسال کیا ہے۔ جس میں بھائی پرمانند کی کتاب "بندا بیراگی" کے متعلق لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اس کتاب کے بارے میں سکھوں کا نقطۂ نظر بھائی پرمانند کے گوش گذار کر دیا ہے اور ان کی طرف سے یقین دلایا ہے۔ کہ کتاب کے آئندہ اڈیشن سے وہ حصے حذف کر دیئے جائیں گے جو سکھوں کے نزدیک قابل اعتراض ہیں ؛

——— لاہور ۹ر فروری۔ "ملاپ" کا مقامی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ اسلامیہ کالج لاہور کی طرح آج ایک اسلامیہ سکول کے معمل (لیباریٹری) سے بھی بگ ایسڈ چرا لیا گیا ہے۔ اور اب پولیس نے لاہور کے مختلف کالجوں اور سکولوں پر پہرہ لگا دیا ہے۔ تاکہ ان معملوں سے بگ ایسڈ وغیرہ چرایا نہ جا سکے۔ آج شام ہی کو سکولوں اور کالجوں کے اردگرد پولیس منڈلاتی ہوئی نظر آئی ؛

——— سہارنپور ۹ر فروری۔ پولیس نے بابو شیو پرشاد سیٹھ کی دوکان پر چھاپہ مارا اور کانگریس "پشپانجلی" اور "انقلاب زندہ باد" کی تمام کاپیاں لے گئی۔ پولیس نے لالہ ٹیک چند بھائی کے مکان کی تلاشی لی۔ اور وہاں سے چند کتابیں لے گئی ؛

——— ۸ر فروری کو بیگم سر عبدالقادر کے دولت کدہ پر مجلس منتظمہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ اب چونکہ میاں عبدالحی صاحب کا مسودہ قانون وراثت قرعہ اندازی میں کامیاب ہو چکا ہے۔ اس لئے ارکان اسمبلی کی توجہ کو اس مسودہ کی تائید کی طرف منعطف کیا جائے۔

——— بڑودہ ۸ر فروری۔ گذشتہ ہفتے میں دیوان راؤ بہادر۔ وی۔ ٹی۔ کرشنا چاریہ کے زیر صدارت ریاست کی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اس مسودہ قانون پر بحث کی گئی۔ کہ کثرت ازدواج مستوجب سزا قرار دی جائے۔ اور ہندو عورت کو شوہر سے طلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہو۔ چنانچہ ایوان نے اس قانون پر غور کرنے کے لئے نو ارکان کی ایک کمیٹی مقرر کر دی۔

——— گوجرانوالہ ۸ر فروری۔ مقامی حکومت کے ملک لالی خاں سینئر وائس پریزیڈنٹ گوجرانوالہ میونسپلٹی کو اس بنا پر کمیٹی کی رکنیت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ کہ انہوں نے یوم آزادی کے موقع پر جناب صدر کی غیر حاضری میں یہ حکم دیا تھا۔ کہ ٹاؤن ہال پر قومی جھنڈا لہرایا جائے۔ حکومت کی اس کارروائی کے خلاف احتجاج اور ملک صاحب سے ہمدردی کے طور پر کثیر التعداد ارکان کمیٹی کی رکنیت سے مستعفی ہو رہے ہیں ؛

——— "ریاست" دہلی رقمطراز ہے۔ حکومت ہند عنقریب ہندوستان کے دو نئے صوبوں میں ہندوستانی گورنر مقرر کرنے والی ہے۔ اور لارڈ ارون ملک کی فضاء کو درست کرنے کا یہ ذریعہ بہترین خیال کرتے ہیں۔ ان دونوں ہندوستانی گورنروں کے ناموں کے متعلق ابھی وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بعض حلقوں میں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جناح کے نام لئے جا رہے ہیں ؛

——— بمبئی ۱۰ر فروری۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کی ہڑتال جاری ہے۔ ایک بیرونی اسٹیشن کے قلی اور ٹکٹ کلکٹر تمام کے تمام ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ پولیس کے سپاہی ٹکٹ دیکھنے اور پلیٹ فارم پر جانے کی اجازت دینے کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ہر پلیٹ فارم پر پولیس کے سپاہیوں کا ایک دستہ موجود ہے +

——— کلکتہ ۱۰ر فروری۔ میٹرک کا ایک طالب علم مسٹر اجیت داس گپتا کو جو مادہ آتشگیر کے جل اٹھنے سے مجروح ہو کر اسٹنگا ایورویدک ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ مداری پور کے ایک وارنٹ پر گرفتار کر لیا گیا۔ اتوار کی صبح کو اسے پولیس مجسٹریٹ سیالدہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ضمانت نامنظور ہوئی۔

——— سیاحت یورپ کے دوران میں جب امان اللہ خاں برلن تشریف لائے۔ تو انہوں نے پچاس لاکھ مارک کا مال یہاں سے خرید فرمایا۔ ریش کریڈٹ کمپنی نے اس مال کی خرید کے لئے انہیں روپیہ قرض دیا تھا۔ اس کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ افغانستان کی جدید حکومت نے اس مال کو وصول اور واجب الوصول رقم ادا کرنے کی ذمہ داری لے لی ہے +

——— ڈھاکہ ۹ر فروری۔ دو ہندوؤں کے خلاف اس الزام کا مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ انہوں نے فساد کے دنوں میں قرآن کریم کی بے حرمتی کی۔ اور اس کا ایک نسخہ نذر آتش کر دیا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۴ار فروری سنہ ۱۹۳۰ء

القرآن کلام الرحمٰن

بجواب

کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن

خدا تعالےٰ کے فضل سے آریوں کے مشہور زباندراز دھرم بھکشو آریہ سے آجکل جو کتاب کلام الرحمٰن نام سے نہایت شر انگیز شایع کی

"کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کے نام سے ایک کتاب مہاشہ دھرم بھکشو صاحب نے حال ہی میں تصنیف کر کے مسلمانوں کے قلب میں ایک ہیجان کی لہر دوڑا دی ہے نہ صرف اس لئے کہ انہوں نے کوئی مخالفانہ کتاب لکھی ہے بلکہ صرف اس لئے کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر سوقیانہ انداز سے ژاژ خائی کی گئی ہے۔ اور یہ بات ہر شریف انسان کے نزدیک نہایت مکروہ اور گھناؤنی ہے۔ کہ کسی قوم کے مسلمہ بزرگ کو برے لہجے اور گندی طرز تحریر سے یاد کیا جاوے۔ اس اصول کو برتتے ہوئے تو کوئی بزرگ اور مقدس انسان محفوظ نہیں رہتا۔ بلکہ ہر ایک پر آوازے کسے جاسکتے ہیں۔ لیکن اسلام چونکہ صلح کُن مذہب ہے اور رواداری اور محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلئے اس نے ہرگز یہ جائز نہیں رکھا۔ کہ اسلام کا نام لینے والے دوسرے مذاہب کے مقدسوں یا مسلمہ بزرگوں کو ایسے سوقیانہ انداز سے یاد کریں۔ یہ وجہ ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ سے مخالفین اسلام کے اعتراضات کو سنتے اور جواب دیتے آئے ہیں۔ لیکن آج تک کسی کتاب کو بطور نظیر نہیں پیش کیا جاسکتا کہ جس میں کسی مسلمان مصنف نے جارحانہ طور پر کسی قوم کے کسی مسلمہ بز[...]یں سے یاد کیا ہو۔ مسلمانوں کی یہ رواد[...]ئے عالم میں ہمیشہ سے مشہور چلی آتی ہے۔ اور اسی رواداری سے غلط طور پر آج ہندو لوگ بالخصوص آریہ سماجی دوست فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

کتاب کی سخت الفاظی کی طرف زیادہ توجہ کرنے اور مثالیں دیکر اپنے مضمون کو لمبا کرنے کی ضرورت نہیں مہاشہ دھرم بھکشو کا نام ہی اس بات کی زبردست دلیل ہے۔ کہ اس کے اندر کیا کچھ ہوگا۔ کیونکہ دنیائے صحافت سے باخبر اور مذہبی گفتگو کے شائقین اکثر جانتے ہیں۔ کہ دھرم بھکشو صاحب دریدہ دہنی اور سوقیانہ الفاظ سے اعتراض کرنے میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ گو انہیں اس کا تلخ تجربہ بھی جالندھر۔ نارووال۔ ریاست کشمیر وغیرہ مقامات پر ہو چکا ہے۔ مگر وہ اسی بات کو فخر خیال کرتے ہوئے زیادتی حاصل کرتے جاتے ہیں۔

قبل اس کے کہ میں اس کتاب کا جواب ناظرین کرام کے سامنے لاؤں۔ میں اس خط کو بجنسہٖ درج کرتا ہوں۔ جو میں نے دھرم بھکشو صاحب کی طرف لکھا ہے:-

دھرم بھکشو کی درخواست

مہاشہ دھرم بھکشو صاحب آریہ اپنی کتاب کے صفحہ ۲ پر علمائے اسلام کو جواب دینے پر ایک ہزار روپیہ انعام کا چیلنج دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ:-

"جو صاحب اس کتاب کا جواب شائع فرماویں یا اس کتاب کی بابت کچھ بھی تحریر کریں۔ اُن کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ وہ اس کتاب کی ایک جلد یا اس تحریر کی ایک کاپی قیمتاً یا بلاقیمت خاکسار کے پاس مرحمت فرماویں

دھرم بھکشو لکھنوی ویدک مشنری"

گو انہوں نے علمائے اسلام سے ایک ایسی خواہش اور درخواست کی ہے۔ جس کو وہ خود نبھا نہیں سکے۔ کیونکہ اگر علمائے اسلام کا فرض ہے کہ قیمتاً یا بلاقیمت ان کو ایک کاپی بھیجیں۔ تو خود دھرم بھکشو صاحب کا بھی یہ اخلاقی فرض تھا۔ کہ وہ چند مناظرین اسلام جو ہمیشہ ان کے مقابل پر پنجاب و یو۔ پی میں مباحثہ کے لئے آتے رہے ہیں۔ انہیں بھی اپنی اس کتاب کے متعلق تحریر کرتے۔ اور ایک ایک نسخہ قیمتاً یا بلاقیمت بھیجدیتے۔ تا وہ بھی مطالبہ مذکورہ میں حق بجانب ہوتے۔ لیکن انہوں نے خود ایسا نہیں کیا۔ اور علماء اسلام سے درخواست کی ہے۔ کہ کم از کم انہیں اطلاع تو دے دی جائے۔ اس لئے میں نے اُن کو مندرجہ ذیل خط لکھدیا ہے:-

دھرم بھکشو کے نام خط

"پنڈت دھرم بھکشو صاحب آپ کی کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" کا میں نے جواب لکھنا شروع کیا ہے وباللہ التوفیق۔ وہ جواب انشاء اللہ تعالےٰ قسطوار فاروق اخبار قادیان میں شائع ہوتا رہے گا۔ آپ کی درخواست مندرجہ صفحہ ۲ کی بناء پر میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ جہاں آپ ہوں اخبار فاروق اپنے نام جاری کروالیں۔ اور اسکے جواب کو ملاحظہ کرتے جاویں۔ اور اگر آپ میرے اس مضمون کا جواب کسی اخبار میں لکھیں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ میں اس اخبار کا خریدار ہو جاؤں گا۔

دعا گو نیاز مند غلام احمد مجاہد مولوی فاضل قادیان"

یہ خط میں نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کی معرفت ان کی طرف بھیجدیا ہے:-

مصنف نے اپنی کتاب کے صـ۳ تا ۷ تک فہرست مضامین دی ہے۔ اور صـ۸ تا ۱۱ دیباچہ لکھا ہے۔ جس میں کھنڈن منڈن تردید و تائید کی ضرورت پر بحث کرتے وقت لکھا ہے۔ کہ:-

"یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت محمدؐ کی زندگی پر بحث کرتے ہوئے میں نے اپنی طرف سے حاشیہ چڑھاتے وقت کمال احتیاط سے کام لیا ہے"

اور پھر بانئ اسلام علیہ الوف التحیات والسلام کی مقدس زندگی کو زیر بحث لانے کی وجہ کو یوں ظاہر کیا ہے:-

"میں ہر مذہبی بزرگ یا بانئ مذہب کا احترام کرتا ہوں۔ حضرت محمدؐ صاحب کے لئے بھی میرے دل میں کافی عزت موجود ہے۔ میں ان کی زندگی پر روشنی ڈالنے کو ضروری نہ سمجھتا۔ اور نہ اپنی کتاب میں اس پر بحث کرتا۔ اگر ان کی رسالت و نبوت کو عوام کے سامنے زبردستی منوانے کے لئے پیش نہ کی گئی ہوتی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن میں منکرین کو گدھوں۔ کتوں اور جانوروں کے مشابہ ٹھہرا کر دوزخ کی آگ میں جلنے والا مشرک وکافر وغیرہ نہ گردانا ہوتا۔"

محولہ بالا عبارت اپنے مفہوم کو ثابت کرنے کے لئے بالکل واضح ہے۔ اور کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ہر عقلمند انسان کو اس عبارت سے کم از کم دو باتوں کا پتہ ضرور لگ گیا ہوگا۔

(۱) مہاشہ صاحب نے اپنی کتاب کو کس نیت اور ارادہ سے لکھا ہے۔ آیا حقائق اور واقعات کو پیش کر کے دو تعلیموں میں مقابلہ کیا ہے بلکہ بقول خود "حاشیہ چڑھا کر" پیش کیا ہے۔

(۲) مہاشہ صاحب جو قرآن مجید کی تردید اور ویدوں کی تائید میں اپنے زعم کے مطابق بڑی ضخیم کتاب لکھ رہے ہیں ان کو قرآن کریم کے معانی و مطالب پر کس قدر عبور ہے کہ نبی کریم صلعم کی رسالت کو زبردستی منوانے کے لئے پیش کرنے کو وجہ قرار دیتے ہوئے منکرین قرآن کو "مشرک وکافر گردانے" کی حقیقت ظاہر کرنی پڑی ہے۔

ہمارا جواب

مہاشہ جی! یہ بھی اسلامی صداقت اور قرآن کا زرین اصل ہے۔ جس کو آپ نے مانا ہے۔ کہ "میں ہر مذہبی بزرگ یا بانیٔ مذہب کا احترام کرتا ہوں" ویدک دھرم کا ہرگز اصول نہیں ہے۔ کسی وید میں یہ تعلیم نہیں۔ کسی سمرتی میں اس قسم کا شلوک نہیں۔ آپ کے بزرگوں کی دوسری تصانیف میں بھی ایسی بات کا وجود نہیں ہے۔ یہ سب سے پہلا احسان ہے جو اسلام نے آپ پر کیا۔ کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور بانیان مذاہب کی عزت و احترام کرنا سکھایا (گو لفظی طور پر ہی سہی) ورنہ آپ کا مذہب جس طرح ہر خوبی کو دھتکارتا ہے۔ ویسے ہی دوسرے مذہب کے لوگوں سے جس سلوک کا حکم دیتا ہے۔ وہ ملاحظہ کیجئے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) "جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔"

(ستیارتھ تیسرا باب بحوالہ منوسمرتی ۲/۱۱)

(۲) "ایسے آج کل کے [illegible] خلیفہ [illegible] وغیرہ ہٹ اور ضد کرنے والے دیو[illegible] رہے ہیں ایسے لوگوں کی تواضع زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے۔"

(ستیارتھ چوتھا باب بحوالہ منوسمرتی ۴/۳۰)

(۳) "اے سبھا اور سینا کے سوامی جو شخص ہم دھرماتماؤں سے مخالفت کرے۔ اور جو ہمارے ساتھ دشمنا کرے۔ اور ہماری ہجو کرے۔ اور جو ہم کو دمبھ دکھلاوے۔ اور ہمارے ساتھ چھل کرے۔ ان سب کو جلا کر بھسم کر دیجئے۔" یجروید ۱۱/۱۸

(۴) "ہم لوگ جس سے نفرت کریں یا جو دشٹ ہم سے نفرت کرے۔ ان کو ہم سنگھ (شیر) وغیرہ کا نوالہ بنا دیں۔" یجروید ۱۵/۱۲

(۵) "اے برن آپ کے راج میں ہم لوگوں کو جل اور اوشدھی شریشٹھ متر کے برابر ہوں۔ اور جو ہم لوگوں سے بیر رکھتا ہے۔ یا ہم لوگ جس سے بیر رکھتے ہیں اس کے لئے وہی اوشدھی دکھدائک (دکھ دینے والے) دشمن کے برابر ہوں۔" یجر ۶/۲۲

(۶) ایسے ہی دوسرے کئی منتروں میں نفرت کرنے والے کے لئے دعا سکھلائی گئی ہے۔ کہ دنیا کی کوئی چیز بھی انکے لئے سکھی نہ ہو۔ مثلاً آپ لوگ تو اسی دنیا میں غیر مذاہب کے لوگوں کو آگ میں ڈالتے شیروں اور خونخواروں کا نوالہ بناتے آئے ہیں۔ اور یہی آپ کو تعلیم دی گئی ہے۔ کہ آپ دعائیں کرتے رہیں۔ خدا سے منتیں مانتے رہیں۔ اور آرزو کریں۔ کہ غیر مذاہب والوں کو کوئی چیز دنیا کی اچھی نہ لگے۔ ایسے حالات میں ہم پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو کوئی ایسی تعلیم نہیں دیکھئے یجر ۲۱/۱۹ و ۳۵/۱۲ و ۳۶/۲۴ و ۳۸/۲۳ وغیرہ ذالک۔

ایسے ہی آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ویدوں کے نہ ماننے والا کبھی مکتی نہیں پا سکتا۔ بلکہ نرک میں جاتا ہے۔ ایسے ہی آپ ہی لوگ اس امر سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے۔ کہ آپ سوائے ویدک دھرم کے کسی دھرم کو بھی سچا نہیں مانتے اور آریوں کے سوائے کسی کو دھرمی نہیں مانتے۔ بلکہ ادھرمی مانتے ہیں۔

اب اگر آپ دبی زبان سے باقی مذاہب کے بانیوں کی عزت وغیرہ کا اقرار کریں۔ تو یہ بھی تصنع ہے۔ اور آپ کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ یہ صرف اسلام ہی کا دعویٰ ہے۔ کہ اسلام کے سوا دنیا میں اور بھی کئی مذاہب ہوئے ہیں۔ اور ان سب کی ابتدا یقیناً حق و راستی پر تھی۔ اور ان میں انبیاء رسولوں کا سلسلہ رہا ہے۔

مہاشہ صاحب کی قرآن دانی

مہاشہ صاحب نے مندرجہ بالا عبارت میں ایک خلاف واقعہ محض جھوٹ بات ہماری طرف منسوب کر کے اپنی قرآن دانی کا ثبوت دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"اگر ان کی نبوت و رسالت کو عوام کے سامنے زبردستی منوانے کے لئے پیش نہ کی جاتی۔"

دیباچہ کتاب مذکور صفحہ

یہ محض افتراء ہے۔ کیونکہ سارا قرآن شریف پڑھ جاؤ۔ ایک آیت بھی ایسی نہ پاؤ گے۔ جس میں نبی کریم صلعم کی نبوت و رسالت زبردستی منوائی گئی یا کوئی اسلامی حکم بھی زبردستی منوایا گیا ہو۔ قرآن شریف تو بار بار جبر کرنے سے منع فرماتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین کہ دین کے معاملے میں ہرگز جبر جائز نہیں۔ اور فرمایا۔ فقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اے مسلمانوں لوگوں سے کہہ دو یہ قرآن کریم تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ جو چاہے ایمان لائے۔ جو چاہے انکار کر دے کوئی جبر نہیں ہے۔ پھر فرمایا ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعاً افانت تکرہ الناس حتیٰ یکونوا مومنین انفال ۱۱۔ کہ اگر خدا تعالےٰ زبردستی کرنا چاہتا۔ تو پھر دنیا کے سب لوگ ہی مومن ہو جاتے۔ مگر مولیٰ کریم نے ایسا نہیں چاہا پھر اے پڑھنے والے تو جبر کرے گا۔ لوگوں پر کہ وہ مومن ہو جاویں۔ یعنی جب خدا تعالےٰ نے جبر کر کے منوانا نہیں چاہا۔ تو پھر کسی مسلمان کا حق نہیں۔ کہ لوگوں پر جبر کر کے منوائے۔

چنانچہ تاریخ شاہد ہے۔ کہ قرون اولیٰ سے ہرگز ایک نظیر بھی ایسی نہیں پیش کر سکتے۔ کہ کسی ایک کو زبردستی اسلام میں داخل کیا گیا ہو۔ یہ دعویٰ ہم ہی نہیں کرتے۔ بلکہ خود آریہ سماجی لیڈروں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ بلکہ ایسا خیال کرنا غلطی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ (۱) پروفیسر رام دیو صاحب نے اپنے لیکچر ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۳۰ء میں بمقام لاہور کہا تھا:-

"یہ غلط ہے۔ کہ اسلام محض تلوار کے زور سے پھیلا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی بھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے۔ تو کوئی آج پھیلا کر دکھلا دے"

(اخبار پرکاش نومبر سنہ ۳۰ء)

(۲) مہاتما ہنسراج صاحب لکھتے ہیں:-

"لوگوں میں یہ ایک جھوٹ بات پھیلی ہوئی ہے۔ کہ مذہب (اسلام) صرف تلوار سے پھیلا ہے"

(ویدک دھرم پرچار کے سادھن ص ۳۵)

(۳) یہی صاحب لکھتے ہیں:-

"ہم یہاں اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ اسلام دھرم پر اعتراض کرنا کہ وہ تلوار کے زور سے دنیا میں پھیلا سر و تھا (بالکل) ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے اصول و عقائد ایک علیحدہ چیز ہے۔ اور سیاست اسلامی کا ملکوں میں بڑھنا اور بات ہے"

(بھارت ورش کا اتہاس ص ۲۷)

پس یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ اسلام نے ہرگز جبر نہیں کیا۔ اور نہ ہی زبردستی کوئی بات منوائی۔ بلکہ اسلام کا لفظ ہی صلح و آشتی کے معنوں کو ظاہر کرتے ہوئے اپنی بے نظیر رواداری کو ظاہر کرتا ہے۔ اور دیگر مذاہب سے فوقیت رکھتا ہے۔ کہ ان کے نام ہی رواداری کے خلاف ہیں۔ کہ خاص خاص قوموں کی طرف یا ملکوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ (باقی باقی)

(خاکسار:- غلام احمد مجاہد مولوی فاضل)

انیسویں صدی کا مہرشی

یہ شہرہ آفاق کتاب نہایت مفید اور اپنے مضمون میں مکمل سنہ ۲۳ء میں شائع ہوئی تھی۔ جس کا ذکر خیر ہر سال اور ہر بے محل موقعہ پر آریہ اخبارات میں کسی نہ کسی رنگ سے ہوتا رہتا ہے۔ اس نایاب اور لاجواب کتاب کے چھ ۶ نسخے ہیں اب دستیاب ہوئے ہیں اسکی موجودہ قیمت دو روپیہ ہے۔ جو شائقین کے واسطے اسوقت بہت ارزاں سے صرف پانچ درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔ دفتر فاروق سے طلب کریں+

تفریحات

صحبت امروزہ میں ہم اپنے ناظرین کو ایک نہایت ہی عجیب و غریب اور دلچسپ ہستی سے متعارف کراتے ہیں۔ آپ کا نام نامی اور اسم گرامی آپ کے اپنے الفاظ میں "اللہ دتے کا بیٹا" رحیم شاہ بمقام خاص اوجلے ضلع گورداسپور ہے" آپ خیر سے صاحب کشف و کرامات ہونے کے ساتھ مدعی بھی ہیں۔ لیکن آپ کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ ایک بہت مشکل سوال ہے۔ اور ہم نہایت غور و فکر و تدبر کے باوجود اپنے علم کو آپ کے دعاوی کی تشریح کے لئے کافی نہیں پاتے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ کوئی صاحب عقل و دماغ اس بلند مقام کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس پر آپ کھڑے ہیں۔ بہر حال آپ کے اپنے الفاظ میں ہی آپ کا دوگونہ منصب "وقت الزمان خلافت" "مہدی الزمان" ہے۔

اس بلند و بالا منصب پر فائز ہونے کے ساتھ ہی آپ نے اپنے ملفوظات طیبات اور الہامات کو یکجائی صورت میں شائع کر کے روحانی دنیا پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اس نادر روزگار تصنیف کا نام بھی آپ کی جدت پسند طبع نے "وقت الزمان خلافت رحیم شاہ بمقام خاص اوجلے ضلع گورداسپور" تجویز فرمایا ہے۔ جس کا حجم ٹائیٹل سمیت پورے ۱۲ صفحات ہیں۔ چونکہ اس کے اندر نہایت گرانقدر علمی ذخائر ہیں۔ اس لئے اس کی قیمت آپ نے حجم کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ اس میں مندرج مضامین کی وجہ سے ڈیڑھ روپیہ مقرر کی ہے:۔

اس صحیفہ میں "وقت الزمان خلافت" کے دو درجن سے زیادہ الہامات و مکاشفات درج ہیں۔ اور اس کی ابتدا یوں ہوتی ہے:-

"شروع الہامات"

"جب میں گیارہ برس کا ہو گیا۔ تو ایک روز میری والدہ صاحبہ فرمانے لگی۔ کہ اے بچہ جب تو پیدا ہوا تھا۔ تو مجھے خدا تعالےٰ کا حکم ہوا تھا۔ کہ اس کو کوئیں میں ڈال دو"

"شروع الہامات" کے الفاظ کی پاکیزہ اور موزون بندش سے قطع نظر کر کے یہ دیکھئے۔ کہ آپ کی پیدائش کے وقت ہی آپ کی ذات بابرکات کے متعلق آپ کی والدہ صاحبہ کو کیسا مبشر القا ہوا۔ اور کیا ہی خوش آئند حکم ملا۔

آپ کو "چھبواں الہام کمی کی راکھی کرتے ہوئے" ہوا تھا۔ اور "آٹھواں الہام" اس وقت ہوا۔ جب آپ نے "اپنی پیلی میں ہل چلا کر چھوڑ دیا۔ اور چارہ بیلوں کو ڈال دیا" یہ تو اوقات الہام ہیں۔ جن کے بابرکات اور نزول فیوض آسمانی کے لئے موزون ترین ہونے میں بھلا کس کو شک ہو سکتا ہے۔ اب ذرا ایک الہام بھی سن لیجئے:۔

"ایک روز مجھ کو اللہ کی ذات کا حکم آیا کہ تو عبادت الٰہی میں مصروف نہیں ہوتا۔ اور میں تجھے جہنم میں ڈال دوں گا"

اس کے بعد آپ کی چند ایک علمی موشگافیاں ملاحظہ ہوں۔ لکھتے ہیں:-

"میرے گاؤں کے لوگ جو کہ مرزا صاحب قادیانی کے اہل بیت تھے۔ مجھ کو کہنے لگے۔ کہ تم بھی مرزا صاحب کے بیت ہو جاؤ۔ میں نے کہا۔ کہ اگر کوئی میرے ان الہام کا مطلب مجھ کو بتائیگا۔ تو میں مرزا صاحب کا اہلبیت ہو جاؤں گا۔ عرصہ ایک سال کے بعد مرزا صاحب کا لڑکا محمود احمد شہر گورداسپور میں آئے۔ میں ان سے ملنے گیا۔ لیکن ان دنوں میرے ستارے پر گردش تھی۔ مجھکو کسی قسم کا بالکل خیال اور سوچ سمجھ بالکل نہ تھی... جب ستارہ گردش سے باہر آگیا۔ تو خدا کے بھیت میں نے پائے..... رسول کریم کی پیشگوئی ہے۔ کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا شہر کی مینار سے اتریگا۔ جس نے صلیب کو توڑا۔ خنزیر کو قتل کیا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی والدہ صاحبہ کا ۔ چونکہ آپ پر خاص احسان ہے کہ باوجود خدا کا حکم ہونے کے آپکو کنوئیں میں پھینک کر جہاں کو پاک نہ کردیا ۔ اس لئے آپ از رہ احسان مندی اپنی والدہ کو جن کا نام عائشہ ہے ۔ عائشہ عنہا تحریر فرماتے ہیں ۔ یاد رہے ۔ کہ یہ "عنہا" رضی اللہ عنہا کا اصلاح یافتہ ایڈیشن ہے ۔ اس کے علاوہ آپ نے اس محسنہ کے تشکریہ کا مزید انتظام یہ فرمایا ہے ۔ کہ آپ نے حکم دیدیا ہے ۔ کہ وہ مناجات

بھیجو درود رحیم شاہ وقت الزمان کی ماں کا تھا ۔ وہ ہر اک مومن کو کرنا پڑے گا ۔ اور ہر نماز کے بعد پڑھنا پڑے گا ۔ کیونکہ یہ ظہور جو خدائی ذات کا ہوا ۔ یہ ورد کرنے سے نصیحت رحیم شاہ گون گندم کو ملی "

"مائی کا ورد"

"اللہ میرے دم درج ۔ نبی محمد میرے کم وج
اللہ میرے کم سوائے ۔ اک سے واراں دم ذبح
چاریار مصطفےٰ چار وج یار رسول
دامن تیرا پکڑیا میرا حاصل کر مقصود
آل محمد بیلے رسول ۔ میری دعا کریں اللہ قبول"

ہمارے اردو دان دوست اس اوٹ پٹانگ مناجات سے پریشان نہ ہوں ۔ کیونکہ یہ اس لئے درج کردی گئی ہے ۔ کہ جو دوست چاہیں ۔ کہ ان کے ہاں ایسے ایسے ہونہار اور بابرکت وجود پیدا ہوں ۔ اس سے فائدہ اٹھائیں ۔

الغرض آپ کی اس نادر روزگار تصنیف کا ہر ایک لفظ اپنے اندر معانی اور حقائق و معارف کا ایک بحر ناپیدا کنار رکھتا ہے ۔ جن کی تفصیلات کے لئے فاروق کے محدود صفحات ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے ۔ مختصر یہ ہے ۔ کہ ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

تحفہ مستریان ۔ یعنی مستریوں والے مستریوں کے فتنہ کی حقیقت اور ان کے الزامات کی مکمل و مفصل تردید مع ضروری واقعات ہم

موقعہ پر دیئے ہیں ۔ اس تحفہ میں درج ہیں ۔ دو پیسے کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب فرمائیں

مرثیہ

(حضرت علامہ حافظ روشن علی رضی اللہ عنہ کی مقدس یاد میں یہ مرثیہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء سالانہ جلسہ کے پہلے اجلاس میں پڑھا گیا ۔)

:(از ملک عبد الرحمٰن خادم گجراتی):

آہ! فانی ہے جہاں ہر شے فنا ہو جائے گی
یعنی انداز گل تو پر فدا ہو جائے گی
میں سمجھتا ہوں فنا کو بھی دلیل ارتقاء
ہر طرف سے آج کیوں رنج و الم کا ہے سماں؟
کس کی فرقت کا ہے غم ہر اک کے سینے میں نہاں؟
آج کیوں آتے نہیں ہم میں نظر روشن علی؟
اے علمبردار وحدت! حامئ دین متین!
ایکہ تو تھا شمع علم و ہدایت بہر دیں!
آج تیری موت نے سب کو پریشاں کر دیا
پیارے حافظ جی! ہے فرقت سخت ہمکو ناگوار
چشم ہر اہل بصیرت ہو گئی ہے اشکبار
جا رہے ہیں آپ ہم سے کس لئے منہ موڑ کر؟
یاد وہ دن جب کہ ہم رہتے تھے سب شیر و شکر
یعنی دنیائے ہمم کا ایک ہی تھا بحر و بر
کر دیا ہم کو پریشاں گردش ایام نے
یاد ہیں ہم کو عنادل کی ترنم ریزیاں
شبکہ برگ گل پہ شبنم کی تھیں عنبر ریزیاں
ایک جھونکے میں فنا باد خزاں نے کر دیا
پیارے حافظ جی! اکٹھے آپ کے احباب ہیں
آپ کی فرقت میں مثل ماہئ بے آب ہیں
آپ تو واں رونق بزم مسیحا ہو گئے
نور دین رض کا حق شاگردی کیا تو نے ادا
باعث تنویر ظلمت ہو گئی تیری ضیاء
آہ! کیوں ہم سے جدا یہ فخر ملت ہو گیا؟
وہ تری طرز ادا ۔ رنگیں بیانی یاد ہے
جلسۂ سالانہ پر شیریں بیانی یاد ہے
آہ! اب تو خواب کا عالم یہ آتا ہے نظر
ہاں مگر جانا بھی ہے پھر ہم سے ملنے کی دلیل
جذب پانی ہے زمیں سے پھر نکلنے کی دلیل
شرط یہ ہے کہ دعا کرنا ہمارے واسطے

ایک دن بلبل بھی پابند بلا ہو جائے گی
اور اس خوں سے کلی رنگیں قبا ہو جائے گی
پھر بناتی ہے مٹا کر کیوں حباب اپنا ہوا؟
آج کیوں نظروں میں ہے تاریک یہ سارا جہاں؟
کیوں ہماری بیکسی پر رو رہا ہے آسماں؟
ایک پل میں چل دیئے ہائے کدھر روشن علی؟
اے سراپا علم! تلمیذ رشید نور دیں!
ایکہ تو تھا مہبط انوار رب العالمین!
فرقت گل نے ہر اک بلبل کو نالاں کر دیا
ملت موعود مرسل اس لئے ہے سوگوار
جوش وحشت سے ہیں کرتیکو ہوں دامن تار تار
اس قدر احباب کے حلقے کو گریاں چھوڑ کر
اور مقصد کچھ نہ جز تبلیغ تھا مد نظر!
بلبلیں محو ترنم گرد گل تھیں بے خطر!
کر لیا گم دامن ظلمت میں دن کو شام نے
اور مرغان چمن کی ہر طرف نوخیزیاں
بہر استیصال غم باد صبا کی تیز یاں
آپ کو ہم سے جدا اس آسماں نے کر دیا
آپ کی آواز سننے کے لئے بے تاب ہیں
دل حزیں ہیں اور آنکھیں حلقۂ گرداب ہیں
اور احباب مسیح یاں وقف گریہ ہو گئے
علم کی دولت سے بہرہ ور ہزاروں کو کیا
گونجتی ہے سب کے کانوں میں تری اب تک صدا
کیوں رہین ہجر خود بحر محبت ہو گیا؟
وہ ترا تقویٰ ۔ تری قرآن دانی یاد ہے
یاد ہے اے لیڈر اسلام "ثانی" یاد ہے
تیری شمع زندگی کا آگیا وقت سحر
یعنی اگلی زندگی ہو گی پنپنے کی دلیل
اور ہونا بند غنچے کا ہے کھلنے کی دلیل
سلسبیل موت میں بہنا ہمارے واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

احمدیت اور پیغامیت پر تبصرہ

(۳)

پیغامی حق

سیالکوٹی نامہ نگار نے اپنے مضمون مندرجہ پیغام میں لاہوری جماعت کو ترجیح دینے کی وجہ دی ہے۔ کہ ان کے پاس حق ہے۔ اب ہم نے اس "حق" کو دیکھنا ہے۔ کہ وہ کون سے امور ہیں۔ کہ جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتے ہوئے لاہوری جماعت میں حق کے نام سے موصوف ہوتے ہیں۔ اور بالمقابل قادیانی جماعت اس کے خلاف گامزن ہونے سے اس فتویٰ کی مستحق نہیں ہے۔ اس سے پہلے فریقین نے دلائل کے رنگ میں اپنے اپنے اعتقادات کو پیش کر کے حق بجانب ہونے کے لئے ثبوت دینے کی کوشش کی۔ لیکن یہ ایسی طرز ہے۔ جو اعتراضات متقابل کا راستہ مسدود نہیں کر سکتی۔ اس لئے میں اس مختصر مضمون میں اب واقعات کے رنگ میں قولی و فعلی امورات کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ یہ صحیح اندازہ لگ سکے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو تسلیم کرتے ہوئے حق کے فتویٰ کی کون جماعت مستحق ہو سکتی ہے۔ چونکہ ہر دو فریق حضرت مسیح موعودؑ کے پیرو ہونے کے مدعی ہیں۔ اس لئے حضور کا اسوۂ حق و باطل میں تمیز کر دینے کی خاطر کافی ہوگا۔ اور اب اس مضمون پر زیر عنوان حکم و عدل اجزا ذیل قائم کرتے ہوئے مفصل بحث کرتا ہوں۔ یعنی ۱ مسئلہ ولادت مسیح۔ ۲ غیر احمدی کے پیچھے نماز۔ ۳ ترجمۃ قرآن بلا متن۔ ۴ مسئلہ نبوت ۵ وکفر و اسلام۔ ان میں سے ہر ایک جزو کے ماتحت یہ بتلایا جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ان امورات کی نسبت اپنی جماعت کو کیا تعلیم دی۔ اور اس پر آپ کی جماعت کا تا وفات حضرت اقدس مسیح موعودؑ و خلیفۃ المسیح اوّل بالاتفاق کیا مسلک رہا۔ اور اس متحدہ مسلک و طریق عمل کی مخالفت کا اظہار اب کس فریق میں پایا جاتا ہے۔

حکم و عدل

حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت متفق علیہ حدیثوں میں جو پیشگوئی ہے۔ اس میں آپ کے حکم و عدل ہونے کا ذکر موجود ہے۔ اور اس بارہ میں آپ کی صریح تعلیم بھی موجود ہے۔ کہ جو مجھے حکم و عدل نہیں مانتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ بلحاظ پیشگوئی و صفت احمدیت آپ کا حکم و عدل ہونا زیادہ تر دینی امورات کے انفصال کے متعلق ہے۔ اور حکم و عدل کی صفت لازماً یہ چاہتی ہے۔ کہ حضور کا علم متعلق معارف قرآن و مسائل دینیہ ایسا ہو۔ کہ کسی غیر کو آپ سے فوقیت یا مساوات کا حق حاصل نہ ہو۔ پس آپ کا اجتہادی تفسیر القرآن ہمارے لئے حکم و عدل ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور ہم مجاز نہیں ہیں۔ کہ آپ کے اجتہاد کو ایک عام مفسر کے اجتہاد کا رنگ دیکر اس کے مقابل اپنی علمیت بھی جتلانے کی کوشش کریں۔

براہین احمدیہ آپ کے عالم بمعارف قرآن ہونے پر شاہد ناطق ہے۔ تفسیر سورہ فاتحہ بمقابلہ پیر گولڑوی اسی بناء پر چیلنج دیگر تحریر کی جاتی ہے۔ اور خود اپنے علم لدنی کی نسبت اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صـ ۵۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"قرآن کے لئے تین تجلیات ہیں۔ وہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے اس نے زمین پر اشاعت پائی۔ اور مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے بہت سے پوشیدہ اسرار اس کے کھلے۔ ولکل امرٍ وقت معلوم۔ اور جیسا کہ آسمان سے نازل ہوا تھا۔ ویسا ہی آسمان تک اس کا نور پہنچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی۔ اور صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی۔ اور مسیح موعودؑ کے وقت میں اسکے روحانی فضائل و اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔" عدل

پس اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ آپ کو حکم و عدل کس نے مانا ہوا ہے۔ اور آپ کی تحریر مبنی بر علم لدنی کی زیادہ قدر کس فریق کے دل میں ہے

(الف) مسئلہ ولادت مسیح ناصری

سب سے اوّل ہم حضرت مسیح ناصری کی ولادت کا مسئلہ لیتے ہیں۔ جو حضرت صاحب کے عالم بالقرآن ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے صاف تحریر فرمایا۔ کہ حضرت مسیح ناصری بن باپ پیدا ہوئے۔ اور اُن کے بن باپ پیدا ہونے میں حکمت یہ بتلاتے ہیں کہ اس سے خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ سلسلہ انبیاء بنی اسرائیل حضرت مسیح ناصری پر ختم ہو گیا چنانچہ اصل عبارت برائے افادۂ عام درج ذیل کی جاتی ہے:۔

"بعث الله رسوله عيسى بن مريم فيهم وجعله خاتم الانبياء لهم وعلماً لساعة نقل النبوة مع العذاب فانذرهم وخشّى وما كان له اب من بنى اسرائيل الا امّه وكذالك خلقه الله من غير اب واوحى نبيه الى ما اوحى. وكان ذالك آية وعلماً لليهود واخباراً لهم في رمز قد اختفى لظهور نبيّ خير الورى۔

(خطبہ الہامیہ صـ ۴۳)

ترجمہ:۔ خدا تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا۔ اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا۔ اور نبوت کے انتقال کی ساعت کے لئے ان کو دلیل ٹھہرایا۔ اور اس سے یہود کو ڈرایا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔ اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ فرمایا جو فرمایا۔ اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے۔ اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور ارہاص تھا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے لئے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ عبارت خطبہ الہامیہ کے متن کی ہے۔ بلفظ دیگر یوں کہو۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کی اپنی تفسیر بیان کردہ ہے۔ اور اس سے یہ سبق ملتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا کئے جانے میں ایک حکمت مضمر تھی۔ کیونکہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر بھی ملاحظہ ہو جس میں اُن لوگوں کے اعتراض کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ بن باپ پیدا ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اور وہ عبارت یہ ہے:-

"ان خلق الانسان من غیر اب داخل فی عادۃ اللہ القدیر الحکیم ولا نسلم انہ خارج من العادۃ ولو جری بالتسلیم۔ فان الانسان قد تولد من نطفۃ الامرءۃ وحدھا ولو علیٰ سبیل الندرۃ ولیس ھو بخارج من قانون القدرۃ۔ بل لہ نظائر وقصص من کل قوم وقد ذکرھا الاطباء من اھل التجربۃ۔۔۔۔ ثم اعلم ان تولد عیسیٰ ابن مریم من غیر اب من بنی اسرائیل بھذا الطریق تنبیہ للیھود واعلام لساعتھم واشارۃ الی النبوۃ منتزع منھم بالتحقیق۔"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ ۴۷-۴۸-۴۹)

ترجمہ:- انسان کا بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے۔ اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ خارج از عادت ہے۔ اور نہ لائق ہے۔ کہ اس بات کو قبول کیا جائے۔ اس لئے کہ انسان کبھی عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ بات نادر ہو۔ اور یہ امر قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے۔ بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں۔ اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔۔۔۔۔ پھر جان تو۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اور ان کے زوال کی گھڑی پر ایک دلیل ہے۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی۔

آپ کی زندگی میں [illegible] نسبت جماعت کا اس عبارت کے ماتحت [illegible] رہا۔ اور کسی کو اس تفسیر کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ کہنا کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم الامت اس سے اختلاف رکھتے تھے کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف معتبر روایات سے ثابت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے صاف فرما دیا۔ کہ چونکہ حضرت صاحب مسیح ناصری کو بن باپ مانتے ہیں۔ اس لئے میں بھی آپ کے خیال کے ماتحت ہوں۔ اگر غور کیا جائے تو حضرت خلیفۃ المسیح کے ان کلمات سے جماعت کے لئے حضرت اقدسؑ کو حکم وعدل تسلیم کرنے کا ایک سبق تھا اور اس واقعہ کے انکار پر تو بعض افراد جماعت لاہوریہ کی شہادت پیش ہو سکتی ہے۔ لیکن آج جماعت لاہوریہ کے بعض افراد کی طرف سے اس مسئلہ کو غلط قرار دیکر یہ بتایا جا رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا نہیں ہوئے اور اس خیال کی اشاعت سرایت کرنے کے لئے یہ عذر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حضرت اقدس نے ان کے خلاف لکھا ہے۔ تو یہ اُن کا اجتہاد تھا۔ اور اجتہاد میں غلطی واقع ہو سکتی ہے۔ لیکن براہین احمدیہ کی مذکورہ بالا عبارات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ذی انصاف کے لئے یہ عذر معقول متصور نہیں ہو سکتا۔ پھر صرف اختلاف کے اظہار پر ہی اکتفا نہیں۔ بلکہ جماعت لاہوریہ کے ایک بڑے رکن جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب تو مسیح ناصری کے بن باپ ہونے کے قائل کو صاف صاف بے وقوف کا خطاب دے رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح جس میں اس مسئلہ پر بعنوان ولادت مسیح بحث شروع ہوتی ہے۔ جہاں کہ سائل کا سوال درج کر کے اس کے جواب کی ابتداء اس طرح کی جاتی ہے۔ کہ بھلا ایسا بھی کوئی بیوقوف انسان ہے۔ جو بن باپ پیدا ہونے کا قائل ہو سکے۔[1]

اب اگر غور کیا جائے۔ تو اس مسئلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا ہی صرف یہ اجتہاد نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی بھی یہی تفسیر ہے۔ جو الہامی لباس میں حضرت مسیح موعودؑ تک پہنچی۔ کیونکہ عبارت خطبہ الہامیہ مذکور اس پر شاہد ہے۔ جس پر حاشیہ میں مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔ اگر اس عبارت کو خدائی تفسیر نہیں کہو گے۔ تو پھر خطبہ الہامیہ کی حدبندی کرنی چاہیئے۔ کہ اس عبارت سے پہلے کی عبارت الہامی ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ یہ درمیان میں جملہ معترضہ ہے۔ جس کا الہامی عبارت سے تعلق نہیں۔ مگر یہ ہر دو امور بالبداہت باطل ہیں۔ اور اس کے تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔ کہ عبارت مذکور بھی الہامی ہے پس بالمقابل اس کے اجتہاد کی آڑ میں مخالفت کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اور وہ لوگ جن کو ڈاکٹر صاحب کے مضامین کی سخت الفاظی سے رنجش پہنچی ہے۔ دیکھ کر یہ تسلی کر لیں۔ کہ جناب ممدوح کی حرف زنی اپنی مطلق العنانی میں کہاں تک طول اختیار کر چکی ہے۔ میں نے اپنے ایک لاہوری بھائی سے اس مسئلہ کے بارہ میں کتاب خطبہ الہامیہ کا حوالہ پیش ہونے پر یہ کہتے بھی سنا۔ کہ قرآن جو الہامی ہے۔ اس میں تو ہر جگہ قُل کے لفظ سے نبی کریمؐ کو ارشاد ہوتا ہے۔ لیکن خطبہ الہامیہ میں ایسا کہیں نہیں ہے۔ گویا ان کے نزدیک اس مابہ الامتیاز سے اس کتاب کا سرے سے ہی الہامی ہونا مشتبہ ہوا۔

جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں اسی مسئلہ کی نسبت یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں مختلف الاراء ہونے میں کوئی حرج واقعہ نہیں آتا لیکن وفات مسیحؑ کا مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جب تک مسیح ناصریؑ وفات یافتہ ثابت نہ ہوں۔ حضرت میرزا صاحب مسیح موعودؑ ثابت نہیں ہو سکتے۔ مگر حضرت صاحب خدا تعالےٰ کی بتائی ہوئی تفسیر کے ماتحت فرماتے ہیں۔ کہ یہ مسئلہ بھی (وفات مسیح کی طرح) نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ اور حضرت مسیحؑ کو بن باپ ماننا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جس طرح وفات مسیحؑ کا مسئلہ مثیل مسیح کی صداقت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور سلسلہ موسویہ وسلسلہ محمدیہ کی مشابہت قائم کرتے ہوئے مسیح ناصری کی طرح مثیل مسیح کا اپنے سلسلہ کے اخیر قائم ہونیکے لئے بطور نشان وفات مسیحؑ کے مسئلہ کی اہمیت ہے۔ اسی طرح سلسلہ موسویہ کے انقطاع ... اور سلسلہ محمدیہ کی ابتداء کے لئے بطور نشان کے حضرت مسیح ناصریؑ کے بن باپ ہونے کا مسئلہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔ فتدبر۔ (باقی دارد)

[1] اصل عبارت مضمون نگار کی درج نہیں۔ مفہوم درج کیا گیا ہے۔ جو درست ہے۔ منہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

اسلام اور آریہ سماج

(۲)

تعجب ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات سے آریہ مذہب کے پیروؤں کو اس قدر ناواقفیت ہے۔ کہ آریہ ویر کا نامہ نگار مہاشہ پریم چند لکھتا ہے:۔

"آریہ سماج نے ہی سب سے قبل دلائل کے زور سے ان معتقدات کو ٹھکرا دیا۔ اور ہر ایک محمدی کو سنایا۔ کہ سچا دین وہی ہے۔ جس میں خیال کی آزادی اور اخلاقی ترقی کی تعلیم کا راز مضمر ہے"

گویا نعوذ باللہ اسلامی تعلیمات انسانوں کو تنگ خیال اور انہیں بد اخلاق بنا دیتی ہیں۔ حالانکہ غور سے اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ صرف آریہ سماج ہی ایسی تنگ خیالی اور آزادی ضمیر کے اصول کے مخالف واقع ہوئی ہے۔ کہ اس سے بڑھکر اور کوئی مذہب اس خصوص میں ہمیں نظر نہیں آتا اور صرف آریہ تعلیمات ہی ایسی گندی تعلیمات ہیں۔ جو انسان کے اخلاق کو یقینی طور پر گراتی اور اسے درجہ انسانیت سے بھی خارج کر دیتی ہیں۔

آریہ سماج اور حریت ضمیر

چنانچہ آزادئ مذہب اور حریت ضمیر جیسے بابرکت اصولوں کا جس طرح آریہ مذہب خون کرتا ہے۔ اور جس طرح تمام دوسرے مذاہب کی آزادی کو وہ چھین لینے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کا پتہ ہمیں ستیارتھ پرکاش سے بخوبی چلتا ہے۔ کیونکہ سوامی دیانند اس میں لکھتے ہیں:۔

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے" (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ صفحہ ۵۹)

اب اس کا مطلب بالکل و[...] یعنی ایسے تمام لوگوں کو جو ویدوں اور سوامی دیا[...] کتابوں پر ایمان نہ لائیں۔ اپنی ذات اور اپنی جماعت اور اپنے ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے۔ مہاشہ پریم چند ہمیں بتلائیں کہ کیا یہی وہ آزادی ضمیر کا اصول ہے۔ جس پر آریہ سماج کو عمل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے؟

اسی طرح سوامی جی رگوید بھاشیہ میں ایک فرمان لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"جو ویدوں کے نہ ماننے والے دھریہ لوگ ہیں۔ وہ سب ہماری جائے رہائش سے دور چلے جاویں نہ صرف ہمارے ملک سے بلکہ دیگر ممالک سے بھی دور ہو جائیں۔ مطلب یہ کہ ویدوں کے نہ ماننے والے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں"

(رگوید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی صفحہ ۷۰)

اے آزادی ضمیر کا من گھڑت وعظ سنانے والے آریو۔ بتلاؤ۔ کہ کیا یہی وہ خیالات کی آزادی ہے جو تمہاری مذہبی کتابوں میں غیروں کے متعلق بیان کی گئی ہے۔ اگر فی الواقع تمہارا مذہب اس آزادی مذہب اور حریت ضمیر کا قائل ہوتا۔ تو وہ ویدوں کے مخالفوں کے متعلق اس قدر تباہ کن تعلیم لوگوں کو نہ دیتا۔ بلکہ وہ تو ایسا تنگ خیال مذہب ہے۔ کہ اپنے مخالفوں کو صفحۂ عالم پر بھی رہنے دینا پسند نہیں کرتا۔ پھر تم کس موہنہ سے "آزادئ خیال" کو آریہ سماج کی تعلیم کا نتیجہ قرار دیتے ہو۔

اسی طرح مہارشی دیانند رگوید کے ایک منتر کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"ویدک ایشور کا حکم ہے۔ کہ جو لوگ بیوقوف اور ان پڑھ ہیں۔ خود غرض ہیں۔ گوشت خور ہیں اچھے کاموں میں بگھن ڈالنے والے ہیں۔ ویدک علوم کے مخالف ہیں۔ اور ویدوں کی نندیا کرنے والے ہیں۔ وہ دہریہ ہیں۔ اس لئے انہیں جڑوں سمیت نشٹ کر دینا چاہیئے"

(آریہ بھے ونی۔ نواں ایڈیشن مطبوعہ سمت ۱۹۷۰ بکرمی صفحہ ۱۹)

واہ واہ کیسی رحمدلی کی تعلیم ہے۔ اور کس قدر بینظیر آزادئ ضمیر کا وعظ ہے۔ اگر آج ایسی بے رحم لوگوں کو خدا حکومت دیدے۔ تو معلوم نہیں وہ کس قدر آفت برپا کر دیں۔ اس لئے ہماری تو یہی دعا ہے۔ کہ خدا گنجے کو ناخن ہی نہ دے۔

اسی طرح سوامی جی لکھتے ہیں:۔

"جنہوں نے تجرد اور گھرست اور فقیری وغیرہ ان تینوں کو باری باری اختیار نہ کیا ہو۔ ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں۔ یا مر جائیں یا ہمارے غلام ہو کر رہیں" (رہبے ونی صفحہ ۵)

اب بتلاؤ اور اے آریو اپنی آنکھوں سے تعصب کی پٹی کھولو۔ کیا یہی تمہارے رشی نے آزادئ ضمیر کا وعظ دنیا میں سنایا تھا۔ یا اس کے علاوہ کوئی اور بھی وعظ اس نے سنایا۔

اسی طرح خدا سے دعا کی جاتی ہے۔ کہ:۔

"جو ہم سے مخالفت کرے۔ یا جس پاپی سے ہم دشمنی کرتے ہیں۔ اے انصاف کرنے والے پرمیشور اس کے لئے پانی۔ علم۔ دوا سب ناموافق اور دکھ پہنچانے والے ہی ہوں"

(آریہ بھے ونی نواں ایڈیشن صفحہ ۲۶۳)

ذرا ان تعلیموں پر نگاہ دوڑانا کس قدر بے رحمی کی تعلیمیں اور دعائیں ہیں۔ اور پھر آزادی ضمیر کا اودھم مچانا بھلا کس قدر نامناسب اور بے جا ہے۔ غالباً انہی تعلیمات سے متاثر ہو کر مہاشہ خوشحال چند نے بھی غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم کا یہ حکم سنا دیا ہے۔ کہ:۔

"گئو ہتیارے (یعنی گائے کشی کرنے والے) کو سینہ کی گولی سے اڑا دینے کے لئے شاستر کی آگیا ہے۔ چاہے گئو گھاتک کوئی گورا ہو یا کالا ہو"

(ملاپ ۲۷ر اکتوبر)

اب بتلاؤ۔ کہ جن شاستروں میں غیر ہندوؤں کیساتھ ایسا ناروا سلوک روا رکھا گیا ہو۔ اس مذہب کا قیام بنی نوع انسان کے لئے کس طرح امن و آرام کا باعث ہو سکتا ہے۔ پس اس ناواقف مہاشے کا آریہ سماج کی بدولت "آزادئ خیال" کے جذبہ کا پیدا ہونا بتلانا نہایت ہی غلط اور سر تا پا جھوٹ ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا وہ جھوٹ ہے۔ جو اس نے اسلام کے متعلق بولا یہ آریہ کہتا ہے۔ کہ گویا مسلمانوں نے آریوں سے حریت ضمیر کا مسئلہ سیکھا ہے۔ حالانکہ آریہ تو خود سخت تنگ خیال اور پرانی لکیروں کے فقیر ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو کیا سکھانا تھا۔ مگر باوجود اس کے ہم اسلام سے بھی یہ بدنما دھبہ دُور کرتے ہیں۔ اور جہلاء کو بتلانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنی آنکھیں کھولے۔ اور دیکھے۔ کہ اسلام نے حریت ضمیر کو کس طرح قائم رکھا۔ اور کس طرح ہر مذہب اور ہر خیال والے کو آزادی دی۔ کہ وہ جو چاہے مانے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔

اسلام اور حریت ضمیر

دیکھو۔ تم اسلام سے ناواقف ہو۔ مگر غور کرو۔ اور اسلام کی صدا پر اپنے کان دھرو۔ وہ آزادی ضمیر کا ہر ایک کو وعظ سناتا ہے۔ اور آواز بلند سے کہتا ہے۔ انّ ھذا تذکرۃ۔ فمن شاء اتخذ الی ربّہ سبیلا (مزمّل ع۱) یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ پس جو چاہے۔ اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے۔ پھر فرمایا۔ کلّا انّہ تذکرۃ۔ فمن شاء ذکرہ (المدثر ع۲) قرآن تو سراسر نصیحت ہے۔ پس جو چاہے۔ اس کو سوچے اور سمجھے پھر نہایت واضح الفاظ میں فرمادیا۔ قل الحق من ربّکم۔ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر (کہف ع۴) یعنی قرآن تو خدائے برتر کا صداقت بھرا کلام ہے۔ مگر جو چاہے مانے اور جو چاہے انکار کر دے۔ پھر فرمایا۔ قل اللہ اعبد مخلصاً لہ دینی فاعبدوا ما شئتم من دونہ (زمر ع۲) اے نبی ان لوگوں سے کہدو۔ میں تو خدا کی فرمانبرداری مدنظر رکھکر صرف اسی کی عبادت کرتا ہوں۔ مگر تم جس کو چاہو پوجو۔ پھر فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین۔ معاملات دین میں ہرگز جبر نہ کرو۔ جس کا جو جی چاہے۔ اپنا مذہب رکھے۔ اور اُسے مت روکو۔ پھر فرمایا۔ لکم دینکم ولی دین۔ اے کفار تم اپنے دین پر چلو۔ اور میں اپنے دین پر چلتا ہوں۔ جبر اور تعدّی نہیں ظلم نہیں۔ عداوت نہیں۔ پس اسلام نہایت وضاحت سے آزادی ضمیر کو قائم رکھتا۔ اور اس کی قدر کرتا ہے۔

خود رسول کر[illegible]تہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کے دشمن عیسا[illegible]ت۔ کے پاس آئے۔ اور مسجد میں آپ سے بحث کرتے رہے۔ مگر جب ان کی عبادت کا وقت آیا۔ اور وہ باہر جانے لگے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ کہ باہر جانے کی ضرورت نہیں اسی جگہ عبادت کر لو۔ تب اس مسجد نبوی میں وہ لوگ اپنی عبادت بجالائے۔ پس اسلام کی زندہ تعلیمات کا آریہ سماج جو اپنی تعلیموں میں مردہ ہو چکی ہے۔ کیونکر مقابلہ کر سکتی ہے۔

غرض حق یہ ہے۔ کہ اگر آج دنیا میں آزادی ضمیر کی قدر ہو رہی ہے۔ تو اس کا سہرا صرف اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر ہے۔ نہ کہ دیانند اور دیانندیوں پر جن کی کتابوں میں غیروں پر خطرناک تشدّد اور ظلم کی تعلیم دی گئی ہے۔ (باقی دارد) (محمد یعقوب (مولوی فاضل) قادیان)

عیسائی مشن

حضرت مسیح کے حواری

(۲)

گذشتہ نمبر میں ہم مسیح ناصری کے انجیلی حواریوں کا عام نقشہ اناجیل سے دکھا چکے ہیں۔ اس نمبر میں یسوع مسیح" کے خاص حواریوں کے متعلق بائیبل سے کچھ واقعات اور جناب مسیح کے خاص وہ سرٹیفکیٹ جو آپ نے آخر دم تک حواریوں کے ایمان اور عرفان اور اخلاص کو دیکھ بھال کر عطا کئے ہیں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ اس سے مسیحیت کے پھل کڑوے ہیں یا شیریں؟ کا اچھی طرح پتہ لگ جائے۔ وباللہ التوفیق

یہوداہ اسکریوطی کی بے ایمانی

حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں بلکہ بارہ رسولوں میں سے ایک شخص "یہوداہ اسکریوطی" بھی تھا۔ اس نے اپنے اخلاص کا جو نمونہ دکھلایا۔ وہ بہت ہی قابل نفرین ہے۔ صرف تیس روپوں کے بدلے اس نے اپنے آقا اور "نجات دہندہ" خداوند یسوع مسیح" کو دشمنوں کے پنجہ میں پھنسا دیا۔ جنہوں نے آپ کو بے حد تکالیف پہنچائیں۔ اور سخت سے سخت اذیتوں سے آپ کے مطہر جسم کو مجروح کیا۔ انجیل میں لکھا ہے:-

"اس وقت ان بارہ میں سے ایک نے جس کا نام یہوداہ اسکریوطی تھا۔ سردار کاہنوں کے پاس جاکر کہا۔ کہ اگر میں اُسے تمہارے حوالے کرا دوں۔ تو مجھے کیا دوگے۔ انہوں نے اسے تیس روپے تول کر دیئے۔ اور وہ اس وقت سے اُس کے پکڑوانے کا موقع ڈھونڈھنے لگا۔" متی $\frac{۲۶}{۱۴ \text{ تا } ۱۶}$

اسی طرح لکھا ہے:-

"یہوداہ (اسکریوطی) جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا۔ اور اس کے ساتھ ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے ہوئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی۔ اور اس کے پکڑوانے والے نے انہیں یہ پتہ دیا تھا۔ کہ جس کا میں بوسہ لوں وہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ اور فوراً یسوع کے پاس آکر کہا۔ اے ربّی سلام۔ اور اس کے بوسے لئے۔" متی $\frac{۲۶}{۴۷ \text{ تا } ۵۰}$

یہ اُس شخص کا حال ہے۔ جو آپ کے چیدہ حواریوں اور آپ کے بارہ رسولوں میں سے تھا۔ جب اتنے بڑے شخص کا یہ حال ہے۔ تو دوسروں کی کیا حالت ہوگی۔ ناظرین اس کا خود اندازہ کرلیں۔

یہوداہ اسکریوطی کی خودکشی

یہی یہوداہ اسکریوطی ہے۔ جس نے مرتے وقت بھی ایسا قابل نفرین کام کیا۔ جو عیسائی قوم کے لئے بہت ہی باعث شرم ہے۔ لکھا ہے:-

"وہ روپوں کو مقدس میں پھینک کر چلا گیا۔ اور جاکر اپنے آپ کو پھانسی دی۔" متی $\frac{۲۷}{۵}$

گویا خودکشی سے یہوداہ اسکریوطی نے اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ آہ ایسا بُرا فعل اور ایسا بزدلانہ فعل۔ یہ شجرہ عیسویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ایک پھل تھا۔ مگر افسوس سخت تلخ اور بدمزہ پھل۔

پطرس کا جھوٹ بولنا

حضرت مسیح علیہ السلام کے بارہ رسولوں میں سے ایک اور قابلِ ذکر شخص جناب پطرس بھی ہیں۔ ان کی ایمانی حالت کیسی تھی۔ اور ان کے اخلاق کیسے عمدہ تھے۔ اس کا پتہ ان سطور سے بخوبی چل سکتا ہے۔ لکھا ہے:۔

"اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک لونڈی اس کے پاس آکر بولی۔ تو بھی یسوع گلیلی کے ساتھ تھا اس نے سب کے سامنے یہ کہکر انکار کیا۔ کہ میں نہیں جانتا۔ تو کیا کہتی ہے۔ جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا۔ تو دوسری نے اسے دیکھا۔ اور جو وہاں تھے ان سے کہا۔ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا۔ اس نے قسم کھا کر پھر انکار کیا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے۔ انہوں نے پطرس کے پاس آکر کہا۔ کہ بے شک تو بھی ان میں سے ہے۔ کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا۔ کہ میں اس آدمی کو نہیں جانتا۔" متی ۲۶/۶۹ تا ۷۵

کس قدر قابلِ افسوس نقشہ مسیح علیہ السلام کے اس چیدہ حواری کا ہے۔ جھوٹ بولنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ اپنے خداوند مسیح پر لعنت کرنا۔ آہ نہ ایک بلکہ کئی گناہوں کا ارتکاب کیا شجرۂ عیسویہ کے یہی شیریں پھل دنیا کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔ جب پھل ایسا ہے۔ تو خود سوچ لو۔ کہ پھر درخت کیسا ہوگا؟

ایک بہادر حواری

تمام حواریوں میں سے صرف ایک ہی بہادر نوجوان نکلا۔ جس نے ہمت دکھائی۔ اور مسیح کا ساتھ دیا۔ مگر عجیب تر یہ کہ اس نے بھی ایسا بزدلانہ کام کیا۔ جو سخت قابلِ ہنسی ہے۔ لکھا ہے:۔

"ایک جوان اپنے ننگے بدن پر مہین چادر اوڑھے ہوئے اس کے پیچھے ہو لیا۔ اسے لوگوں نے پکڑا مگر وہ چادر چھوڑ کر ننگ[illegible]ک گیا۔"

مرقس [illegible]

حضرت مسیح کے عطا کردہ سارٹیفکٹ

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دربار سے آپ کے حواریوں نے ایک بھی آپ کی خوشنودی کی سند حاصل نہیں کی۔ بلکہ متعدد مرتبہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو **بے اعتقاد۔ کجرو قوم۔ سخت دل۔ کم ایمان۔ بے سمجھ اور شیطان** وغیرہ جیسے ناموزون الفاظ کہے۔ یہ سندات عیسائی قوم کے لئے باعثِ ماتم ہیں۔ کیونکہ بقول عیسائیان خدا کا "اکلوتا بیٹا" ان میں ظاہر ہوا۔ اور اس نے شب و روز انہیں اپنے ہمراہ رکھکر وعظ و نصیحت کی سمجھایا اور سکھایا۔ مگر افسوس انہوں نے مسیح کی رضا حاصل نہ کی۔ انہوں نے مسیح کے انفاسِ قدسیہ سے اپنے لئے کوئی باعثِ فخر سارٹیفکٹ نہ پایا۔ یہ نتیجہ تھا ان کی کمزوری ایمان کا۔ یہ نتیجہ تھا۔ ان کی امور دینیہ سے لاپرواہی کا۔ یہ نتیجہ تھا ان کی بے وفائی کا۔ غرض مسیح کے دربار سے ان کے حواریوں کو جو سارٹیفکٹ ملے۔ وہ بھی ضرور قابلِ مطالعہ ہیں۔

اناجیل میں لکھا ہے:۔

پہلا سرٹیفکٹ "بھیڑ میں سے ایک نے اسے جواب دیا۔ کہ اے استاد میں اپنے بیٹے کو جس میں گونگی روح ہے تیرے پاس لایا تھا۔ وہ جہاں اسے پکڑتی ہے پٹک دیتی ہے۔ اور وہ کف بھر لاتا اور دانت پیستا اور سوکھتا جاتا ہے۔ اور میں نے تیرے شاگردوں سے کہا تھا۔ کہ وہ اسے نکال دیں۔ مگر وہ نہ نکال سکے۔ اس نے جواب میں ان سے کہا۔ **اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ کب تک تمہاری** برداشت کروں گا۔ اسے میرے پاس لاؤ۔"

مرقس ۹/۱۷ تا ۱۹

دوسرا "جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے۔ اور کل تنور میں جھونکی جائیگی۔ ایسی پوشاک پہناتا ہے۔ تو اے کم اعتقادو تم کو کیوں نہ پہناؤں گا۔" لوقا ۱۲/۲۸

تیسرا "شاگرد پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینی بھول گئے تھے۔ یسوع نے ان سے کہا خبردار فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔ وہ آپس میں چرچا کرنے لگے۔ کہ ہم روٹی نہیں لائے۔ یسوع نے یہ معلوم کرکے کہا **اے کم اعتقادو۔ تم آپس میں کیوں چرچا کرتے ہو۔ کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔ کیا اب تک نہیں سمجھتے**" متی ۱۶/۶ تا ۸

چوتھا "یسوع نے جواب میں کہا۔ اے بے اعتقاد اور کجرو قوم۔ میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اور کب تک تمہاری برداشت کروں گا۔" متی ۱۷/۱۷

متی میں لکھا ہے:۔

پانچواں "جب وہ کشتی پر چڑھا۔ تو اس کے شاگرد اس کے ساتھ ہو لئے۔ اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا۔ کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی۔ مگر وہ سوتا تھا۔ انہوں نے پاس آکر اسے جگایا اور کہا۔ اے خداوند ہمیں بچا ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا۔ اے کم اعتقادو ڈرتے کیوں ہو۔ تب اس نے اٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا۔ اور بڑا امن ہو گیا۔" متی ۸/۲۳ تا ۲۶

چھٹا "وہ ان گیارہ کو بھی جب کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا۔ اور ان کی بے اعتقادی اور سخت دلی پر ملامت کی۔" مرقس ۱۶/۱۴

ساتواں "شاگردوں نے یسوع کے پاس الگ آکر کہا۔ کہ ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے۔ اس نے ان سے کہا۔ اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔" متی ۱۷/۲۰

آٹھواں "اس نے ان سے کہا۔ تمہارا ایمان کہاں گیا۔ وہ ڈر گئے۔ اور تعجب کرکے آپس میں کہنے لگے۔ کہ یہ کون ہے۔" لوقا ۸/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواں "ان سے کہا۔ تم کیوں ڈرتے ہو۔ اب تک ایمان نہیں رکھتے"۔ مرقس ۴/۴۰

دسواں "تم کیوں چرچا کرتے ہو۔ کہ ہمارے پاس روٹی نہیں۔ کیا اب تک نہیں جانتے۔ اور نہیں سمجھتے۔ کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے۔ آنکھیں ہیں اور تم دیکھتے نہیں۔ کان ہیں اور سنتے نہیں"۔ مرقس ۸/۱۷

یہ دس سارٹیفکٹ اس امر کو بخوبی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزدیک آپ کے حواری درجۂ ایمان کو بھی حاصل نہیں کر سکے تھے۔ پھر ہم کیونکر کہیں۔ کہ شجرۂ عیسویہ کے پھل نہایت شیریں اور لذیذ پھل ہیں۔ حاشا و کلا ہم ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان)

فاروق بُک ایجنسی کی لاجواب کتابیں

سلسلہ کی کتابیں

حمائل شریف مترجم جیبی تقطیع معہ فہرست مضامین متن حنا شدہ عمدہ خوشخط مجلد ہدیہ دو روپیہ۔

حقیقۃ الوحی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر از معلومات تصنیف لطیف جس میں اہلِ پیغام کے تمام اعتراضوں کا ردّ بالکل طور ان کے وجود میں آنے سے قبل موجود ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

قتل مرتد کا خلاف قرآن و حدیث ہونے کا زبردست ثبوت اور زمیندار اخبار اور ویسے ہی دیگر ناہنجار مدعیان قتل مرتد کی بیہودگیوں کا مفصل جواب جس کو علامہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تصنیف فرمایا۔ قیمت ایک روپیہ۔

سیرۃ المسیح:۔ چھوٹی تقطیع پر مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ [...]ت ۴ ر۔

حیات نور الدین [...]ت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وہ سوانحعمری جو نور الدین اعظم نے خود تحریر کرائی۔ تقطیع خورد قیمت ۱۰ ر۔

خزینۃ العلوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تین معرکۃ الآراء تقریریں قیمت ۶ ر۔

تعلیم خاتون ۱ اخلاق خاتون ۲۔ فرائض مستورات ۳۔ یہ تینوں کتابیں لڑکیوں اور مستورات کے پڑھنے پڑھانے کے لئے مفید ہیں۔ قیمت ہر سہ ۹ ر۔

اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مشہور اور زبردست مضمون جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں تمام مذاہب کے مضامین پر غالب آیا۔ قیمت ۵ ر۔

نغمہ اکمل مکمل پانچ حصے۔ بلبل بوستان احمدیت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب ایڈیٹر ریویو و مصباح کے نظموں کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲ ر۔

حسن اسلام بجواب موازنہ انجیل و قرآن عیسائیوں کے جواب میں۔ قیمت ۶ ر۔

آئینہ احمدیت اور حقیقت مسیحیت عیسائیوں کے جواب میں عمدہ تصنیف ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

خریداری فاروق کیلئے خاص رعایت

جو خریدار ماہ رمضان المبارک میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے۔ ان کو ایک روپیہ دو آنہ کی مندرجہ لاجواب اور مفید پر از معلومات دو کتابیں مفت انعام دی جائینگی۔

ہدایات زرین۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خاص احباب کیواسطے فرمائی ہیں۔ جو اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کرنے کا فرض ادا کرتے ہیں قیمتی ۱۰ ر۔

تنقید صحیح:۔ بابی فرقہ کے جواب میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل مبلغ حیفا فلسطین کی تصنیف لطیف قیمت ۸ ر۔ پس جو دوست ایک سال کے واسطے فاروق کی خریداری کی درخواست دفتر فاروق میں ارسال کریں۔

کنگ آف ٹانکس

تمام مقویات کا بادشاہ

کنگ آف ٹانکس:۔ جو کہ سونا کستوری اور لیستھین جیسی کئی ایک ادویہ کا کیمیائی اصول سے بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں ایک لطیف جوہر ہے۔

کنگ آف ٹانکس:۔ قوت باہ کی بینظیر مجرب دوا ہے۔

کنگ آف ٹانکس:۔ تمام اعصابی اور دماغی کمزوریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

کنگ آف ٹانکس:۔ کی ایک گولی صبح ایک شام بعد غذا استعمال کریں۔

کنگ آف ٹانکس:۔ کی ساٹھ گولیوں کی بند شیشی کی قیمت صرف سات روپے معہ محصول ڈاک۔

شربت فولاد

شربت فولاد:۔ جو کہ فولاد۔ کچلا۔ سنکھیا اور دیگر بہت سی ادویہ کا ایک لذیذ اور خوشگوار شربت ہے۔

شربت فولاد:۔ عورتوں کی خاص بیماریوں مثلاً عام کمزوری۔ رنگ کا زرد پڑ جانا اور ہسٹریا کے لئے ازحد مفید ہے۔

شربت فولاد:۔ مرض اٹھرا کا بہت بڑا دشمن ہے۔

شربت فولاد:۔ ایام حمل میں استعمال کرنے سے بچہ تندرست اور مضبوط پیدا ہوتا ہے۔

شربت فولاد:۔ کے میٹھا ہونے سے ہر ایک عورت شوق سے استعمال کرتی ہے۔

شربت فولاد:۔ کا ایک چھوٹا سا چمچہ دن میں تین مرتبہ بعد غذا استعمال کریں۔

شربت فولاد کی ساٹھ خوراکوں کی قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک ۸ ر۔

—— تیار کردہ ——

فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

نوٹ:۔ فرمائش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضروری ہے۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام [illegible] پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر دفتر فاروق متصل [illegible] قادیان سے شائع کیا)

[illegible] منیجر فاروق قادیان پنجاب